Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ ولادت حضرت زینب سلام اللہ علیہا

Contact us on

0213 2253 606

سب سے پہلے تمام مومنین کو عقیلہ بنی ہاشم، جناب زینب کبری علیہا السلام کی ولادت باسعادت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مشہور قول کی بنا پر، حضرت زینب علیہا السلام سال پنجم ہجری، جمادی الأول کی پانچویں تاریخ کو مدینہ میں متولد ہوئیں[۱] پیغمبر اکرم نے ان کا نام زینب علیہا السلام رکھا بلکہ بعض روایات کی بنا پر جبرائیل علیہ السلام نے اس نام کو خداوند متعال کی جانب سے الھام کیا۔[۲]

حضرت زینب علیہا السلام کے بہت سے القاب نقل ہوئے ہیں جن میں سے اہم ترین: عقیلہ بنی ہاشم، عارفہ، فاضلہ، معصومہ صغری، عالمہ غیر معلمہ، عقیلۃ النساء، فصیحۃ وشریکۃ الحسین ہیں[۳]۔ البتہ ان کو کربلا کے عظیم مصائب کے تحمل کی بنا پر، ام المصائب کا لقب بھی دیا گیا ہے[۴]۔

---

[۱] اعلام النساء: فی عالمی العرب والاسلام، کحالہ، عمر رضا، ج ۲، ص ۹۱

[۲] السیدۃ زینب رائدۃ الجھاد في الإسلام، ص ۴۲

[۳] الخصائص الزینبیہ، ص ۵۲ و ۵۳

[۴] اعیان الشیعۃ، ج ۷، ص ۱۳۷

حضرت زینب علیہا السلام نے ۱۷ ہجری میں عبد اللہ بن جعفر طیار کے ساتھ شادی کی جن سے بعض مصادر کی بنا پر چار بیٹے ، علی، عون، عباس، محمد اور ایک بیٹی ام کلثوم تھیں[1]۔ ہم حضرت زینب علیہا السلام کے بعض فضائل کی طرف ذیل میں اشارہ کریں گے۔

حضرت زینب علیہا السلام کا علم و دانش

بلند ترین علم وہ ہے جو خداوند متعال سے لیا جائے جسے علم لدنی کہا جاتا ہے امام زین العابدین علیہ السلام کے مطابق، حضرت زینب علیہا السلام کا علم بھی علم لدنی تھا۔ اسی لیے آپ علیہا السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: انتِ عالِمَةٌ غَیرَ مُعَلَّمَةٍ وفَهِمَةٌ غَیرَ مفهمَةٍ۔ ترجمہ: پھوپھی جان! آپ علیہا السلام تعلیم دیے بغیر عالمہ ہیں اور سمجھائے بغیر سمجھدار ہیں[2]۔

جس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی خلافت کے دوران، حضرت زینب علیہا السلام کوفے کی خواتین کو درس تفسیر قرآن دیا کرتی تھیں[3]۔ حضرت زینب علیہا السلام کی یہ فضلیت عام انسان تو چھوڑیں انبیاء و اولیاء میں بھی فقط چند محدود لوگوں کو ملی ہے۔

---

[1] اعیان الشیعة، ج ۷، ص ۱۳۷

[2] الاِحتجاج علی اَهل اللجاج، طبرسی، ج ۲، ص ۳۰۵

[3] اعلام النساء: فی عالمی العرب والاسلام، عمان، ص ۹۲ تا ۹۷

عبادت اور بندگی

حضرت زینب علیہا السلام نے خود کو عبادت کے ان مراحل تک پہنچا دیا کہ امام حسین علیہ السلام جیسی ہستی نے حضرت زینب علیہا السلام سے درخواست کی: ”یا اختی لا تنسینی فی نافلة اللیل“ ترجمہ: میری بہن! نماز شب میں مجھے مت بھولنا[1]۔

امام سجاد علیہ السلام نے اسیری کے دوران، اپنی پھوپھی زینب علیہا السلام کی عبادت کے بارے میں فرمایا: پھوپھی زینب علیہا السلام نے کوفے سے شام تک تمام منازل میں تمام واجب اور نافلہ نمازیں پڑھیں یہاں تک کہ بعض اوقات بھوک اور کمزوری کی بنا پر بیٹھ کر عبادت انجام دیتی تھیں[2]۔

حضرت زینب علیہا السلام کی پردہ داری

عورت کی بہترین زینت، عفت و پردہ داری ہے حضرت زینب کبری علیہا السلام کی پردہ داری کا اس سے بڑھ کر کیا اہتمام ہو گا کہ آپ علیہا السلام کو واقعہ کربلا سے پہلے کسی نامحرم مرد نے نہیں دیکھا[3]۔ اسی لیے جب آپ کو بے مقنع و چادر، دربار یزید میں پیش

---

[1] ذبیح اللہ محلاتی، ج۳ص ۶۲ / جعفر النقدی، ص

[2] زینب الکبری علیہا السلام بنت الإمام أمیر المومنین علي بن أبي طالب علیہ السلام، ص ۶۲

[3] عوالم العلوم والمعارف والأحوال من الآیات والأخبار ص ۹۵

کیا گیا تو احتجاج کرتے ہوئے فرمایا: اے ہمارے جد کے آزاد کیے ہوئے غلام زادے! کیا یہ انصاف ہے کہ تمہاری عورتیں اور کنیزیں پردے میں ہوں اور نبی زادیوں کو اسیر کر کے پھیرا او اور ان کے نقابوں کو چھین کر ان کے شہروں کو آشکار کرو[1]۔

صبر حضرت زینب علیہا السلام

قرآن کریم فرماتا ہے:

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ * الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ترجمہ: اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ان پر کوئی مصیبت آنے پر کہتے ہیں: ہم خدا کی جانب سے آئے ہیں اور اسی کی جانب پلٹ کر جانا ہے[2]۔

مصیبتوں پر صبر کا حوصلہ، اللہ کی مالکیت پر ایمان و یقین کے نتیجے میں ملتا ہے اس بنا پر حضرت زینب علیہا السلام کے ایمان کا اندازہ اس جملے سے لگائیے کہ جب ابن زیاد نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

[1] بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۱۳۴

[2] بقرہ ۱۵۵ تا ۱۵۷

کیف رایت صنع اللہ باخیک واھل بیتک۔"آپ نے اپنے بھائی اور خاندان کے ساتھ خدا کے کام کو کیسے پایا؟ زینب کبری علیہاالسلام نے بڑے صبر و اطمینان سے فرمایا: مارایت الا جمیلا۔"میں نے خوبصورتی کے سوا کچھ نہیں دیکھا[1]۔

آخر میں خلاصے کے طور پر اتنا کہوں گا کہ مسلمانوں کے لیے خصوصا مسلمان خواتین کے لیے حضرت زینب کبری علیہاالسلام کی زندگی مشعل راہ ہے کہ جس نے بتادیا کہ زندگی کے ہر موڑ پر بندگی کرنی ہے بلکہ امتحانات الہی کے دوران، اللہ سے زیادہ لو لگانا ہے نیز ہر حالت میں شرعی حدود کا خیال کرنا ہے کہیں حالات کا بہانہ بنا کر شریعت پائمال نہ ہو اور خدا کے ہر امتحان کو ہدیہ الہی سمجھ کر ان پر شکر ادا کرنا ہے اور اس کے خوبصورت انجام پر نگاہ رکھنا ہے جس کے نتیجے میں مصائب و آلام کا تحمل کرنا آسان ہو جائے گا۔ خداوند متعال ہمیں بھی دین کی سوجھ بوجھ عطا کرے۔ آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی

[1] بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۱۱۶ و ۱۱۵